محفل عید میلاد النبی ﷺ منانے کے بارے میں مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ ابن بازؒ کا فتویٰ

سوال: کیا مسلمانوں کے لیے جائز ہے کہ وہ میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے 12 ربیع الاوّل کو مسجد میں جمع ہو کر محفل منعقد کریں، خواہ وہ عید کے دن کی طرح چھٹی نہ بھی منائیں؟ ہمارا اس مسئلہ میں اختلاف تھا کچھ لوگ اسے بدعتِ حسنہ قرار دے رہے تھے اور بعض کی رائے یہ تھی کہ یہ بدعت حسنہ نہیں ہے؟

جواب: مسلمانوں کے لیے 12 ربیع الاوّل کی رات یا کسی اور رات میلاد النبی ﷺ کی محفل منعقد کرنا جائز نہیں ہے بلکہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور کی ولادت کی محفل منعقد کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ میلاد کی محفلوں کا تعلق ان بدعات سے ہے جو دین میں نئی پیدا کر لی گئیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں کبھی اپنی محفل کا انعقاد نہیں فرمایا تھا حالانکہ آپؐ دین کے تمام احکام کو بلا کم و کاست، من و عن پہنچانے والے تھے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے مسائل شریعت کو بیان فرمانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے محفل میلاد نہ خود منائی اور نہ کسی کو اس کا حکم دیا یہی وجہ ہے کہ خلفاء راشدین، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ میں سے کسی نے بھی کبھی اس کا اہتمام نہیں کیا تھا۔ ان قرون میں ہمیں اس کا کوئی سراغ نہیں ملتا جن کی فضیلت خود آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی تھی، تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدعت ہے اور بدعت کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”جو ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی چیز پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔“ (متفق علیہ) صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جسے امام بخاریؒ نے تعلیقاً مگر صحت کے وثوق کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ ”جو کوئی ایسا عمل کرے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔“

محفل میلاد کے بارے میں چونکہ نبی کریم ﷺ کا کوئی امر نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق ان امور میں سے ہے جنہیں لوگوں نے اس آخری دور میں دین میں ایجاد کر لیا ہے اور نبی ﷺ جمعہ کے دن اپنے ہر خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ”أَمَّا بَعْدُ! سب سے بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے، سب سے بدتر امور وہ ہیں جو (دین میں) نئے نئے ایجاد کر لیے گئے ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ اسے امام مسلمؒ نے صحیح میں بیان کیا ہے اور امام نسائیؒ نے جید سند کے ساتھ ان الفاظ کو بھی بیان کیا ہے کہ ”ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔“ محفل میلاد منانے کی بجائے یہی کافی ہے کہ نبی ﷺ کی سیرت اور زمانۂ جاہلیت و اسلام میں آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے مطالعہ کے دوران آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے متعلق حالات کو پڑھ لیا جائے اور انہیں مساجد و مدارس کے درس میں بیان کر دیا جائے اور اس کے لیے میلاد کی ان خصوصی محفلوں کے اہتمام کی ضرورت نہیں ہے جن کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا اور نہ ان محفلوں کے منعقد کرنے کی کوئی شرعی دلیل موجود ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کے طلب گار ہیں اور اس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو سنت کے مطابق عمل کرنے کی ہدایت و توفیق عطا فرمائے اور بدعت سے بچائے! (آمین)

(ماخوذ از مقالات و فتاویٰ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ، طبع دارالسلام)